" تفسیر کے چند ضروری اصول " کے عنوان کے تحت تفہیم قرآن کے لیے بعض بنیادی اصولوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جو عموماً جمہور کے نقطۂ نظر کے مطابق ہیں۔ گو بعض مباحث سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے تاہم مجموعی لحاظ سے کتاب کا مواد نہایت احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے اور خاصا محققانہ ہے۔

حقیقت اور مجاز کے سلسلے میں ترجمان القرآن حضرت امام ابن تیمیہؒ (ف ۷۲۸ھ) کا بھی ایک نظریہ ہے جو اس قابل ہے کہ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے۔ اگر فاضل مؤلف اس پر بھی تفصیلی روشنی ڈالتے تو یہ مضمون اور جامع ہو جاتا۔ یہ تنہا ابن تیمیہ کی بات نہیں، علمائے ظاہر، شوافع میں سے ابن القاص مالکیوں میں سے خویز منداد جمہور کی تعبیر سے مطمئن نہیں ہیں۔ (الاتقان)

حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ حقیقت وہ لفظ ہے جو اپنے موضوع لہ میں مستعمل ہو ورنہ وہ مجاز ہو گا، آخر اس وضع سابق کا پتہ کیسے چلایا جائے گا؟ اور اس کا کیا ثبوت ہے۔

انهم قالوا الحقيقة اللفظ المستعمل فيما وضع له والمجاز هو المستعمل في غير ما وضع له، احتاجوا الى اثبات الوضع السابق على الاستعمال وهذا يتعذر (كتاب الايمان ص۳)

بعض مقامات میں تبصرہ اور جواب کا انداز خاصا تیز ہے اور بعض جگہ تو اسلوب بیان بھی کسی حد تک ثقاہت کے شایانِ شان نہیں رہا۔ گو اس کی حیثیت ردِ عمل کی ہے تاہم علم و ثقاہت کا مقام مزید احتیاط کا متقاضی ہے۔

مؤلف موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انھوں نے علوم القرآن تالیف فرما کر ایک بہت بڑی علمی ضرورت کو پورا کیا ہے — اور " درر منثورہ " کو یکجا کر کے فکر و نظر کے لیے ایک جاذبِ نظر ہار مہیا کر لیا ہے۔

(۲)

تکمل تعلیم الاسلام۔ چار حصے مجلد	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاہجہانپوری
صفحات۔ کاغذ	۳۰۴ - جائنٹ نیوز
قیمت	۶/- روپے
ناشر و ملنے کا پتہ	کتب خانہ شانِ اسلام۔ راحت مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عظیم فقیہ اور فقہ حنفی میں ان کو ممتاز مقام حاصل تھا۔ ان کے دور میں ان کے فتاووں کو قبول عام حاصل تھا۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں راقم الحروف کو ان کا درس بخاری سننے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرے!